رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپیہ

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۵ | ۲۷ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۱۰ - محرم سنہ ۱۳۳۶ ہجری | نمبر ۳۴

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں۔

بروز جمعہ قریباً تمام دن بارش ہوتی رہی اور رات کو پرروز

ہفتہ مختتمہ میں مندرجہ ذیل احباب تشریف لائے۔

قاضی محمد شفیق صاحب سٹوڈنٹ ایم - اے کلاس - میاں محمد شریف صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی - میاں خدا بخش صاحب لاہور کے میاں عبدالرحمن صاحب خلف مولوی غلام حسن صاحب پشاور سے۔ ڈاکٹر فتح الدین صاحب پہاڑی ریاست بھرتپور سے۔

حافظ جمال احمد صاحب کو انجمن ترقی اسلام نے - اضلاع لاہور منٹگمری - لائل پور اور ملتان میں تبلیغی دورہ کے لئے بھیجا ہے - جہاں حافظ صاحب جائیں وہاں کے احباب ان کے کام میں مدد دیں اور آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

اخبار احمدیہ

ساما نہ میں تبلیغ

سید دلاور شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ سامانہ میں میاں عبدالعزیز صاحب اور میری دس تقریریں ہوئیں۔ تقریروں کا وقت عشاء کی نماز کے بعد شروع ہو کر ۱۲ بجے رات تک ہوتا تھا - کیونکہ دن بھر لوگ کام کاج کے باعث تقریروں کے لئے مجتمع نہیں ہو سکتے تھے سوال و جواب کا سلسلہ برابر جاری رہتا تھا - سامعین کی تعداد کافی ہو جاتی تھی - ایک آریہ سے روح و مادہ کی قدامت پر - اور ایک شیعہ سے مسئلہ خلافت پر گفتگو ہوئی سکرٹری صاحب سے معلوم ہوا کچھ لوگ بیعت کے لئے تیار ہیں جنہیں سے دو تو حضرت خلیفۃ المسیح کے ورود پٹیالہ پر بیعت کی اور باقی خط کے ذریعہ بیعت کریں گے - انشاء اللہ

ماریشس کا قافلہ

مولوی عبیداللہ صاحب کا خط کراچی سے آیا ہے کہ بحمد اللہ خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں بخیر و عافیت پہنچائے۔

سنور کی احمدیہ عیدگاہ

میاں عبداللہ صاحب لکھتے ہیں کہ سنور کی احمدیہ عیدگاہ کیلئے آپ نے ہی زمین نہیں دی - بلکہ اس کے وقف کرنے والے میاں عبداللہ صاحب محمد تقی صاحب و عبدالرحمن صاحب و عبدالقدیر صاحب چار شخص ہیں۔

اللھم انصرھم فی الدنیا والآخرۃ

درخواست دعا

مولوی سید سعیدالدین صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ سونگھڑہ - کٹک سخت بیمار ہیں - اور محمد اللہ داد صاحب مدرس کھنڈا کی لڑکی اس سے بھی بیمار ہے - شیخ غلام فرید صاحب متعلم بی - اے کلاس بھی بیمار ہیں ان سب کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

دعوت الی الخیر

لنڈن میں تبلیغ اسلام

ہم رسل اسٹریٹ میں ہی رہتے تھے - کہ ایک دن اتفاق سے ایک صاحب ملے - جو کبھی ہندوستان بھی جا چکے ہیں - اور کچھ الفاظ بھی ہندوستانی زبان کے جانتے ہیں بسبب میرے عمامہ کے مجھے ہندوستانی پہچان کر خود ہی متوجہ ہوئے - راستے میں ہی کچھ باتیں ہوئیں - میرے پاس ایک رسالہ تھا - وہ میں نے دیا اور کچھ تبلیغ کی - اُنھوں نے اپنا ایڈریس دیا - اور میرا ایڈریس لیا - اُس کے بعد سلسلہ خط وکتابت اور ملاقات جاری رہا - بہت سے مسائل پر گفتگو رہی - آخراب اُنھوں نے تصدیق نبوت حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود کی - اور اپنے لئے ایک اسلامی نام پسند کیا - جو سعدی احمد ہے ان کا خاندانی نام مسٹر جیکبین ہے - اہل ہند کی خیر خواہی میں انھوں نے ایک لیکچر بھی ایک دفعہ لنڈن میں دیا تھا - جس کی بہت شہرت ہوئی تھی - معمر آدمی ہیں -

ڈاک ہفتہ گزشتہ میں ۹ ستمبر سے ۱۵ ستمبر تک ہماری ڈاک کی روانگی ایک سو بیس ہے - جس میں خطوط - پیکٹ - ڈاک ہند - وممالک غیر بھی شامل ہیں اس سے تحریر کے کام کا اندازہ ہو سکتا ہے - ہم خود ہی سب خط لکھتے ہیں - جہاں ضرورت ہو نقل بھی آپ ہی کرتے ہیں - خود پیکٹ باندھتے ٹکٹ لگاتے اور خود ہی لے جاکر ڈاکخانہ پہنچا آتے ہیں - ڈاکخانہ ہمارے مکان سے بہت دور نہیں - اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دفتر اخبار بدر سے ڈاکخانہ قادیان - ڈاکخانہ میں کام کرنے والی سب عورتیں ہیں - ان کو بھی تبلیغی رسائل دیتے ہیں - ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے - یہاں کے اکثر ڈاکخانے جو بازاروں میں ہیں دوکانداروں کے ٹھیکہ میں ہیں - کوئی بڑا دوکاندار سرکار سے ٹھیکہ لے لیتا ہے کہ اپنی دوکان میں ڈاکخانہ کھولدے - وہ ہر طرح سے ذمہ دار ہوتا ہے - گورنمنٹ سے اس کو حسب ضرورت دو یا تین کلرک مل جاتے ہیں - اور وہ اس کی ذمہ داری میں تمام کام کرتے ہیں - ۱۷ - ستمبر - محمد صادق عفا اللہ عنہ

ولایتی ڈاک کا ٹکٹ

ہندوستان سے جو خط - انگلستان یا امریکہ یا کسی ملک کو بھی بھیجا جائے اُس پر ڈاکخانہ کے وہی ٹکٹ لگتے ہیں - جو کہ ہندوستان میں رائج ہیں - غیر ملک کے واسطے کوئی الگ ٹکٹ نہیں ہوتے - فرق صرف اتنا ہے کہ ہندوستان کے اندر لفافہ پر آدھ آنہ کا ٹکٹ لگتا ہے - اور انگلستان کے واسطے ایک آنہ مقرر ہے - خواہ ایک ہی ٹکٹ ایک آنہ کا لگا دو خواہ آدھ آنے والے دو ٹکٹ لگا دو - اور خواہ پیسے والے چار ٹکٹ لگا دو - اس بات کے لکھنے کی اس واسطے ضرورت پیش آئی ہے - کہ میرے ایک مکرم دوست کا خط اس ڈاک میں آیا ہے - جس میں وہ معذرت کرتے ہیں کہ ولائتی ٹکٹ نہ ملنے کے سبب وہ اب تک مجھے خط نہیں لکھ سکے - چنانچہ بڑی محنت سے اُنھوں نے کہیں سے ولائتی ٹکٹ ایک پینی والے حاصل کئے ہیں - اور اب خط لکھا ہے - اور اس پر وہ ٹکٹ لگایا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خط بیرنگ ہو کر یہاں پہنچا ہے - ممکن ہے - کسی اور دوست کو بھی ایسی غلط فہمی ہوئی ہو - اس واسطے یہ لکھا گیا ہے -

دوبارہ خطوط آویں

تین ہفتہ کے بعد گزشتہ پیر کو ہمیں ہندوستان کی ڈاک ملی ہے - جس میں مختلف تاریخوں کے خطوط ہیں - لیکن ۱۱ - جولائی اور ۲۴ - جولائی اور ان تاریخوں کے درمیان کا لکھا ہوا کوئی خط نہیں ملا - ممکن ہے - کہ ان تاریخوں کے درمیان ہمیں کسی نے خط ہی نہ لکھا ہو - اور یہ بھی ممکن ہے - کہ ان تاریخوں کی ڈاک راستہ میں ضائع ہو گئی ہو - بہر حال ان تاریخوں کے درمیان اگر کسی دوست نے کوئی ضروری خط لکھا تھا - تو وہ خط دوبارہ آنا چاہئے - کیونکہ ہمیں نہیں ملا

سردی

یہ مہینہ ستمبر کا ہے - انگریز تو کہتے ہیں یہ مہینہ گرمی کا ہے - اور سردیاں آگے شروع ہونگی - مگر میں ابھی سے اتنی سردی محسوس کرتا ہوں کہ ہندوستان میں دسمبر - جنوری - میں کبھی اتنی سردی محسوس نہ ہوئی تھی - بڑی مشکل یہ ہے کہ ایسی حالت میں نہ باہر جا سکتا ہوں اور نہ تبلیغ کر سکتا ہوں - جب اپنی حالت ہی درست نہ ہو تو کسی سے بات کرنے کو بھی طبیعت حاضر نہیں ہوتی - لہذا سردیوں میں کچھ کام ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے ہاں اللہ تعالیٰ سب باتوں پر قادر ہے - وہ سردیوں کو نرم کر دے - اور مجھے قوت دیدے کہ میں اُسے بآسانی برداشت کر سکوں - ان اللہ ھو الغفور الرحیم وھو علی کل شیء قدیر

وزیر ہند کو خط

صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ لارڈ مانٹیگو کے ہندوستان جانے اور اہم امور سلطنت میں مشورہ بر موقع کرنے کی خبر ہندوستان میں بہت اطمینان بخش ہوگی - میں نے صاحب موصوف کو ان کی اس عمدہ اور مفید تجویز پر مبارکباد کا خط لکھا ہے - اور اس میں سلسلہ حقہ احمدیہ کی خصوصیات اور خدمات سرکار برطانیہ کے علاوہ حضرت مسیح موعود کے دعوے کا ذکر کرتے ہوئے دو تین رسالے بھی روانہ کئے ہیں جن کی رسید کا خط صاحب نائب وزیر ہند کی طرف سے مجھے پہنچ گیا ہے - (محمد صادق عفا اللہ عنہ)

درخواست دعا اور پچاس روپیہ نذرانہ

جملہ بزرگان و برادران احمدیہ و ناظرین اخبار ہذا - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میرا لڑکا مسمی خداداد خان جنگ یورپ کے شوق میں شروع ماہ ستمبر ۱۹۱۶ء کو کراچی سے جہاز پر سوار ہو کر خدا جانے کس طرف چلا گیا ہے - ہر چند اخبارات میں اُس کی تلاش کے لئے نوٹس شائع کرائے اور بہت سے احباب کو بصرہ کی طرف خطوط بھیجے گئے - لیکن آج تک کوئی پتہ نہ ملا - لہذا نہایت عجز والحاح سے گذارش ہے کہ اُس کی واپسی اور خیریت کی خبر ملنے کے لئے للہ درد دل سے بار بار دعا کی جاوے - عند اللہ ماجور ہوں گے - اگر اس لڑکے کا پتہ مل جاوے - تو جو صاحب پورا پتہ اُس کے ہاتھ کا خط لکھوا کر بھیجدیں گے اُن کی خدمت میں مبلغ پچاس روپیہ بطور شکریہ نذرانہ کے فوراً بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دونگا - والسلام حلیہ حسب ذیل ہے -

نام خداداد خان - یا عبد اللہ - یا کوئی اور نام رکھا ہو - عمر ۱۸ سال - رنگ گندمی - [illegible] - جسم [illegible] - [illegible]

الملتمس محمد ابراہیم [illegible] رسالدار رسالہ نمبر ۵ [illegible] بلوچستان - کوئٹہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان۔ ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا مستورات میں وعظ

بمقام شملہ۔ فرمودہ ۶۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء
(مرتبہ ایڈیٹر الفضل)

عورتوں کو ضروری نصیحت

عورتوں کے متعلق سب سے پہلی اور سب سے بڑی نصیحت جو انھیں کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ انھیں اس زمانہ میں اس بات کی طرف متوجہ کرنا ہے۔ کہ دین کے معاملہ میں وہ اسی طرح شریعت کے قانون کی پابند ہیں۔ اور اسی طرح شریعت کے قانون پر عمل کریں کہ جس طرح مرد کرتے ہیں۔ یہ ایک بڑی مشکل ہے جو اس زمانہ میں ہمیں پیش آئی ہے۔ کہ عورتوں کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ وہ دینی معاملات میں حصہ لینے کے قابل نہیں ہیں۔ بہت سی عورتیں ہیں جو یہ سمجھتی ہیں۔ کہ دین کے معاملات میں حصہ لینا۔ ان کے خاوندوں کا کام ہے۔ اسی وجہ سے اس زمانہ میں عورتوں کا مذہب کوئی مستقل مذہب نہیں رہا۔ سو میں سے ۹۵ عورتیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ایسی ملینگی جنہوں نے کسی مذہب کو اس کے سچے ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کیا۔ بلکہ خاوندوں کی وجہ سے قبول کیا ہے۔ مرد اگر آج شیعہ ہے تو عورت بھی شیعہ ہے۔ مرد اگر سُنی ہے تو عورت بھی سُنی ہے۔ کل کو اگر مرد شیعہ سے سنی ہو گیا تو عورت بھی سُنی ہو جاتی ہے۔ اور جس طرح اس کے خاوند کے مذہب میں تبدیلی ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کا اپنا مذہب بھی بدلتا رہتا ہے۔ لیکن اس جہالت اور خام خیالی کی وجہ سے عورتوں میں مذہب نہیں رہا۔ دیکھو اگر شیر کی تصویر ہو تو انسان اس سے ڈرتا نہیں کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ وہ اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اسی طرح سے آگ تب ہی کھانا پکائیگی۔ جب حقیقی آگ ہو۔ اگر اس کی تصویر ہو تو کچھ نہیں کر سکتی۔ تو چونکہ عورتوں کا مذہب نقلی ہوتا ہے۔ اور جس طرح نقلی آگ کچھ نقصان نہیں دے سکتی۔ اسی طرح ان کا نقلی مذہب بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔

مذہب کو حقیقی طور پر ماننا چاہیئے

ہاں جس طرح حقیقی آگ کھانا پکا سکتی ہے۔ اسی طرح حقیقی مذہب مفید ہو سکتا ہے۔ مذہب کو صرف اس لئے ماننا کہ ہمارا خاوند یوں کہتا ہے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہمارے ملک میں اسے رکابی یا بینگنی مذہب کہتے ہیں۔ کسی راجہ نے اپنے دربار میں بینگن کی بہت تعریف کی۔ اس کا ایک خوشامدی درباری بھی تعریف کرنے لگا۔ کہ اس کا بدن ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کسی صوفی نے چوغا پہنا ہو۔ اس کی سبز ڈنڈی ایسی معلوم ہوتی ہے۔ جیسے سبز پگڑی سر پر باندھی ہو۔ سبز پتوں میں ایسا دکھائی دیتا ہے جیسے کوئی عابد عبادت کرتا ہو۔ لیکن کچھ دن کے بعد جب راجہ کو اس کی وجہ سے تکلیف ہوئی تو اس نے دربار میں ذکر کیا کہ بینگن بڑی خراب چیز ہے۔ یہ سن کر وہی درباری کہنے لگا۔ کہ حضور بینگن بھی کوئی سبزی ہے۔ اسے تو سبزیوں میں شمار کرنا حماقت ہے۔ بڑی خراب اور نقصان رساں چیز ہے۔ کسی نے اس سے پوچھا کہ ابھی چند دن ہوئے تم اس کی تعریف کرتے تھے۔ اور اب مذمت کر رہے ہو۔ یہ کیا بات ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں راجہ کا نوکر ہوں۔ بینگن کا نوکر نہیں۔ جب انھوں نے تعریف کی۔ تو میں نے بھی کر دی۔ اب جب انھوں نے مذمت کی تھی تو میں نے بھی مذمت کرنی شروع کر دی۔ تو عورتوں کا مذہب بینگنی مذہب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بہت سی عورتیں ایسی پائی جاتی ہیں کہ جو اپنے خاوندوں کے مذہب کو اسی طرح مانتی ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔

عورتوں کو مذہب کی ضرورت

مذہب کا فائدہ تو علم اور حقیقت کے جاننے سے ہوتا ہے۔ یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورتوں کو صرف مردوں کی خوشی اور آرام کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن اسلام ایسا نہیں کہتا۔ بلکہ سمجھاتا ہے کہ عورتوں پر بھی شریعت ایسی ہی عائد ہوتی ہے۔ جیسے مردوں پر ہے۔ اور جس طرح مردوں کے لئے احکام شریعت کی بجا آوری ضروری ہے۔ اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ جس طرح بھیڑ بکری انسان کے آرام کے لئے ہیں اور ان کی کوئی مستقل غرض پیدائش کی نہیں اسی طرح عورتیں ہیں۔ پس قرآن کریم جیسے مردوں کے لئے ہے۔ ویسے ہی عورتوں کے لئے بھی ہے۔ اور نیک عورت جو اس کے حکموں کو مانتی ہے۔ اس کے لئے جنت کا وعدہ ہے۔ اور جو اس کا خلاف کرتی ہے۔ وہ دوزخ کی سزا پائیگی۔ اس لئے سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ عورتوں کے ذہن میں یہ بات ڈالی جائے کہ عورتوں کو بھی مذہب کی ویسی ہی ضرورت ہے جیسی مردوں کو۔ تا وہ سمجھیں کہ اسلام کیا ہے۔ کیونکہ جب کسی کو کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اس کے حاصل کرنے کے طریق سیکھتا ہے اور جب اس کی حقیقت سمجھتا ہے تو اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس جیسے مردوں کا حق ہے کہ وہ دین کو حاصل کریں ویسے ہی عورتوں کا بھی حق ہے کیونکہ مذہب کے احکام کا توڑنا جیسے مردوں کو نقصان دیتا ہے ویسے ہی عورتوں کو بھی دیتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے عورتیں مردوں کی طرح دین نہ سیکھیں۔

دیکھو اگر کسی کو یہ معلوم ہو کہ مذہب کا کیا فائدہ ہے تو وہ خدا کو مانیگا۔ اور اس کے احکام کی پابندی کریگا۔ لیکن اگر اس کا پتہ ہی نہ ہو تو پھر اسے کیا ضرورت ہے کہ خدا کو مانے۔ اس سے تو بہتر ہے کہ نہ مانے۔ جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو کہ رسولوں کے ماننے نہ ماننے میں کیا فائدہ یا نقصان ہے۔ تو وہ کیوں مانیگا۔ پس ان باتوں کے

فائدہ اور حقیقت سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ اور جس طرح مرد دین کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کو کرنی چاہئے۔

متقی عورتوں کا ذکر قرآن میں

قرآن کریم میں دو پارسا عورتوں کا ذکر آتا ہے۔ جن میں سے ایک فرعون کی بیوی ہے۔ فرعون کو توفیق نہ ملی۔ لیکن اس کی عورت نے تقویٰ اختیار کیا اور اس نے ... کو ... کیا۔ اور موسیٰ پر ایمان لائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآن کریم میں بطور مثال کے کیا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر اور فضیلت کیا ہو سکتی ہے کہ اس کتاب میں جو ہمیشہ رہنے والی ہے اس کا ذکر آیا جس کی وجہ یہی ہے کہ چونکہ اس نے سمجھ لیا تھا کہ جو فرعون کا مذہب ہے ... متعلق مردوں کے ہیں وہی عورتوں کے بھی ہیں۔ دوسری مثال مریم کی ہے۔ وہ حضرت عیسیٰ کی والدہ تھیں۔ اس زمانہ میں گمراہی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ مگر انہوں نے ایسی پرہیزگاری دکھائی کہ ان کے بیٹے نے نبوت حاصل کر لی۔ دنیا پر حضرت مسیح کا بڑا احسان ہے۔ لیکن حضرت مریم کا بھی بڑا احسان ہے۔ کیونکہ ان کی تربیت سے ایک ایسا انسان بنا۔ جس نے دنیا پر بڑا احسان کیا۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ وہ بڑی متقی اور پرہیزگار عورت تھیں۔ ان کے بچے نے ان سے تقویٰ سیکھا سو دیکھو قرآن کریم میں جہاں حضرت مسیح کا ذکر ہے ساتھ ہی حضرت مریم کا ذکر بھی موجود ہے۔

اسلام میں عورتوں کی خدمات

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے آنحضرتؐ کے زمانہ میں جب ظلمت کمال کو پہنچی ہوئی تھی عورتوں نے دین کی بڑی خدمت کی کیونکہ انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ جس طرح مرد خدمت دین کرتے ہیں۔ ہم بھی کر سکتی ہیں۔

شاید یہ بات بعض کو معلوم نہ ہو کہ سب سے پہلے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائی وہ ایک عورت تھی۔ رسول کریم غار حرا میں عبادت کیا کرتے تھے۔ وہاں آپ پر جبرئیل نازل ہوا۔ اور آپ کو خدا کا کلام سنایا آپ کے لئے چونکہ یہ بات بالکل نئی تھی۔ اس لئے آپ سمجھ نہ سکے۔ اور خیال کیا کہ شاید نفس کا دھوکہ ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ غلطی ہو۔ آپ خائف ہوئے۔ اور حضرت خدیجہؓ سے کہا کہ مجھے بیماری ہو گئی ہے۔ آپ نے اس حالت کا نام بیماری رکھا۔ لیکن خدیجہؓ سمجھدار تھیں۔ گو اس زمانہ میں وحی نہ ہوتی تھی۔ لیکن آپ سمجھ گئیں کہ یہ وحی الٰہی ہے۔ آج تو تمام لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے کلام آیا کرتا ہے۔ پھر بھی دعویدار کو جھوٹا کہہ دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ پاگل ہو گیا۔ لیکن باوجود اس کے کہ حضرت خدیجہ اس قوم سے تھیں جس کو خدا پر ایمان نہ تھا۔ کوئی الہامی کتاب اس کے پاس نہ تھی۔ الہام کی وہ قائل نہ تھی۔ پھر بھی آپ نے یہی کہا کہ آپ کو الہام الٰہی ہوا ہے۔ اور یہ ہرگز بیماری نہیں ہے۔ كَلَّا وَاللهِ لَا يُخْزِيكَ اللهُ اَبَدًا حضرت خدیجہؓ نے کہا آپ کو بیماری نہیں۔ بلکہ یقینی طور پر کلام الٰہی ہے آپ لوگوں سے نیک سلوک کرتے ہیں۔ صلہ رحمی کرتے ہیں مشکلات میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ بس خدا آپ کو ہرگز ذلیل نہ کرے گا۔ یہ ایک عورت تھی جو اس طرح ایمان لائی کہ مردوں میں بھی اس کی مثال نہیں پائی جاتی۔ پھر اعمال کو دیکھتے ہیں تو حضرت خدیجہ کوئی معمولی ایمان نہ لائیں۔ ایسی ایمان لائیں کہ جب دشمنوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کرنے شروع کئے تو انہوں نے اپنا سارا مال آپ کے سپرد کر دیا۔ کہ دین کے راستہ میں خرچ کر دیں۔ شاید کوئی سمجھے کہ یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں اس لئے انہوں نے جو کچھ کیا اپنے خاوند کی عزت کے لئے کیا۔ مگر نہیں آپ ہی اسلام میں ایک عورت نہیں گذریں۔ بلکہ اور بھی کئی ایک ایسی تھیں جنہوں نے اخلاص اور محبت کا ایسا نمونہ دکھلایا کہ جس کی نظیر نہیں ملتی۔

ایک عورت کا اخلاص

چنانچہ جنگ احد کا واقعہ ہے کہ کفار تین ہزار کا لشکر لیکر آئے۔ اور ادھر سے ایک ہزار جانباز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ لڑائی کے وقت مسلمانوں کے ایک گروہ سے ایسی غلطی ہوئی کہ جس کی وجہ سے اسلامی لشکر کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تنہا رہ گئے۔ کفار نے آپ کو اتنے پتھر مارے کہ آپ زخمی ہو کر گر پڑے۔ اور لاشوں کے نیچے دب گئے۔ اس سے شبہ پیدا ہوا کہ آپ شہید ہو گئے ہیں۔ جب یہ خبر مدینہ پہنچی جو احد سے چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ تو سب مرد و عورت گھبرا کر باہر نکل آئے۔ اور اصل حقیقت دریافت کرنے کے لئے راستہ پر کھڑے ہو گئے۔ ادھر لاشوں کے نیچے سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالا گیا تو معلوم ہوا کہ آپ زندہ ہیں۔ یہ سن کر سب مسلمان جمع ہو گئے اور کافر بھاگ گئے۔ مسلمان جب مدینہ کو واپس لوٹے اور لوگوں نے انہیں دیکھا تو ایک عورت آگے بڑھی۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی رشتہ دار نہ تھی۔ وہ مدینہ کی رہنے والی تھی۔ اور مکہ کے لوگ مدینہ والوں سے علیحدہ تھے۔ وہ محض دین کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اخلاص رکھتی تھی۔ اس نے ایک صحابی سے جو آگے آگے آ رہا تھا پوچھا رسول اللہ کا کیا حال ہے۔ چونکہ آپؐ زندہ تھے۔ اور پیچھے تشریف لا رہے تھے۔ اس لئے اس نے اس سوال کو معمولی سمجھ کر جواب نہ دیا۔ اور کہا تیرا باپ مارا گیا ہے۔ اس پر عورت نے کہا۔ میں نے اپنے باپ کے متعلق نہیں پوچھا۔ بلکہ یہ دریافت کیا ہے۔ کہ رسول اللہ کا کیا حال ہے۔ مگر اس نے اس کا جواب نہ دیا۔ اور کہا تیرا خاوند بھی مارا گیا ہے۔ یہ سن کر اس نے کہا۔ میں رسول اللہ کے متعلق پوچھتی ہوں ان کا کیا حال ہے۔ اس کا بھی اس نے جواب نہ دیا۔ اور کہا تیرا بھائی بھی مارا گیا ہے۔ اس پر اس نے کہا تم میری سوال کا کیوں جواب نہیں دیتے۔ میں تو پوچھتی ہوں رسول اللہ کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا اچھے ہیں۔ اور تشریف لا رہے ہیں۔ یہ سنکر اس نے کہا الحمد للہ اگر رسول اللہ زندہ ہیں تو پھر اور کسی کی مجھے پرواہ نہیں ہے۔

اس سے اس عورت کی رسول اللہ سے محبت اور الفت کا اندازہ لگاؤ۔ جو محض دین کی وجہ سے تھی۔ اور خیال کرو کہ کیسا اخلاص تھا۔ مگر اس زمانہ میں دیکھو۔ اگر کسی کا چھوٹا سا بچہ مر جائے تو اس کا کیا حال ہوتا ہے۔ مگر اس کا باپ مارا جاتا ہے۔ خاوند شہید ہوتا ہے۔ بھائی قتل کیا جاتا ہے بیٹا کوئی ہے نہیں۔ اور یہی قریبی سے قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں

جن کو اگر کوئی تکلیف اور دُکھ پہنچے تو عورتوں کا کیا مردوں کے دل بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر اس عورت کے اندر ایسا قوی اور مضبوط دل تھا کہ اسے باپ اور بھائی۔ اور خاوند کے مرنے کی خبر سنائی جاتی ہے۔ مگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت کی خبر سن کر الحمد للہ کہتی ہے اور کسی صدمہ کی پرواہ نہیں کرتی۔

اس قسم کے اور کئی واقعات ہیں۔ یہ تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کا واقعہ سنایا ہے۔ ایک آپ کی وفات کے بعد کا سناتا ہوں۔

ایک اور مثال

ہندہ ایک عورت تھی۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدا میں اس قدر دشمن تھی کہ جب آپ کے چچا حضرت حمزہؓ شہید ہوئے۔ تو اس نے ان کا کلیجہ نکال کر دانتوں سے چبایا۔ تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچے۔ لیکن جب آپ پر ایمان لائی تو دین کی بڑی خدمت کرتی رہی۔ اور کئی جنگوں میں شامل ہوئی۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے وقت جب مسلمانوں کا عیسائیوں کے ایک کثیر التعداد لشکر سے مقابلہ ہوا۔ جس میں ایک ایک مسلمان کے مقابلہ میں چودہ چودہ عیسائی تھے۔ تو مسلمانوں کے قدم اُکھڑ گئے۔ اس وقت ہندہ نے اپنی ساتھی عورتوں کو کہا۔ یہ مرد ہو کر دشمن کے مقابلہ سے ہٹ رہے ہیں۔ آؤ ہم عورتیں ہو کر انھیں سبق دیں۔ یہ کہہ کر انھوں نے خیموں کی چوبیں نکال لیں۔ اور صف باندھ کر کھڑی ہو گئیں۔ اور مسلمانوں کے گھوڑوں کو سوٹے مار مار کر واپس لوٹا دیا۔ اس وقت ہندہ نے اپنے خاوند کو کہا۔ کیا تمھیں شرم نہیں آتی کہ کفر کے زمانہ میں تو اسلام کا بڑے زور شور سے مقابلہ کرتا رہا ہے۔ اور اب پیٹھ دکھاتا ہے۔

عورتوں کا اہم امور میں مشورہ دینا

تو عورتوں نے ایسے ایسے بہادری کے کام کئے ہیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی۔ اور احادیث سے ثابت ہے کہ آپ بڑے بڑے اہم امور میں اپنی بیویوں سے مشورہ لیتے تھے۔ چنانچہ جب آپ حج کو گئے ہیں۔ اور کفار نے مکہ جانے سے روک دیا ہے۔ تو آپ نے مسلمانوں کو فرمایا کہ احرام کھول دیں لیکن انھوں نے نہ کھولے۔ تو آپ بیویوں کے پاس گئے۔ اور جا کر سب بات بتائی۔ انھوں نے کہا آپ خاموش ہو کر جائیں۔ اور قربانی کر کے اپنا احرام کھول دیں یہ دیکھ کر سب ایسا ہی کریں گے۔ آپ نے ایسا ہی کیا اور سب مسلمانوں نے احرام کھول دیئے۔ تو ہمیشہ عورتیں بڑی بڑی خدمتیں کرتیں۔ اور امور مہمہ میں مشورے دیتی رہی ہیں۔ مگر آج کل کی عورتوں کا یہ غلط خیال ہے کہ ہم کچھ نہیں کر سکتیں۔ حالانکہ وہ بہت کچھ کر سکتی ہیں اور جس طرح مردوں کے لئے دوسروں کو دین سکھانا ضروری ہے۔ اسی طرح عورتوں کے لئے ضروری ہے۔

عورتیں کیا کرتی رہی ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں مسائل میں غلطی کرنے پر مردوں کو ڈانٹ دیتی تھیں اور حضرت عائشہؓ قرآن کریم کا درس دیا کرتی تھیں جسے مرد بھی آ کر سنا کرتے تھے۔ پھر بعض عورتیں ایسی بھی گذری ہیں جو درمیان میں پردہ لٹکا کر مردوں کو پڑھاتی رہی ہیں۔ مگر آج یہ مصیبت ہے کہ عورتیں خود ان پڑھ ہیں اور ان کا خیال ہے کہ ہم کیا کر سکتی ہیں۔ کچھ بھی نہیں۔ حالانکہ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ پہلے جو عورتیں پڑھی ہوئی نہ بھی تھیں۔ ان میں بھی یہ خیال نہ پایا جاتا تھا۔

موجودہ زمانہ کی ایک عورت کی مثال۔

اب بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ جن عورتوں کو دین سے محبت اور پیار ہے۔ ان میں بڑا اخلاص پایا جاتا ہے۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ایک عورت آئی۔ اور آپ کے سامنے آ کر بہت روئی۔ کہ میرا بیٹا عیسائی ہو گیا ہے آپ دعا کریں۔ کہ وہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے۔ پھر خواہ مر ہی جائے۔ لڑکا عیسائیوں کا سکھایا پڑھایا تھا۔ باوجود بخار چڑھے ہونے کے بھاگ گیا۔ اس کی ماں بھی اس کے پیچھے بھاگی اور پھر پکڑ کر لے آئی۔ حضرت مسیح موعود نے اسے سمجھایا اور کچھ دن کے بعد اسے سمجھ آ گئی۔ اور مسلمان ہو گیا۔ مسلمان ہونے کے دوسرے تیسرے دن اس کی جان نکل گئی۔ اور اس پر ماں نے کچھ غم نہ کیا۔

تو اب بھی ایسی عورتیں ہیں۔ گو شاذ ہیں۔ جو ایمان کے مقابلہ میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتیں۔ مگر عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر خاوند عیسائی ہو جاوے۔ تو بیوی بھی عیسائی ہو جاتی ہے۔ اور جو مذہب اس کے خاوند کا ہو وہی اس کا ہوتا ہے۔ مگر ایسی بھی عورتیں ہیں جو جان دینا تو پسند کرتی ہیں۔ مگر اسلام چھوڑنا گوارا نہیں کرتیں۔ لیکن ایسی کون عورتیں ہوتی ہیں۔ وہی جو مذہب کو سمجھ کر قبول کرتی ہیں۔ اور اس سے پوری پوری واقفیت پیدا کرتی ہیں۔

عورتوں کا دین سے واقف ہونا ضروری ہے

پس سب سے ضروری بات یہ ہے۔ کہ عورتیں مذہب سے واقف ہوں۔ مذہب سے ان کا تعلق ہو۔ مذہب سے انھیں محبت ہو۔ مذہب سے انھیں پیار ہو۔ جب ان میں یہ بات پیدا ہو جائیگی تو وہ خود بخود اس پر عمل کریں گی۔ اور دوسری عورتوں کے لئے نمونہ بن کر دکھائینگی۔ اور ان میں اشاعت اسلام کا ذریعہ بنینگی۔ ہاں انھیں یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ جس طرح مرد مردوں کو دین سکھا سکتے ہیں۔ اسی طرح عورتیں عورتوں کو سکھا سکتی ہیں۔ اور دین کی خدمت کر سکتی ہیں۔ اس کے ثبوت میں کہ عورتیں دین کی خدمت کر سکتی ہیں۔ میں نے مثالیں پیش کی ہیں۔ جن سے پتہ لگتا ہے کہ عورتیں بھی دین کی خدمت کرتی رہی ہیں۔ پس جب یہ ثابت ہو گیا کہ کچھ عورتوں نے ایسا کیا ہے تو معلوم ہوا کہ اور بھی کر سکتی ہیں۔ پہلے زمانہ کی عورتوں کے متعلق یہ کہنا کہ وہ بڑی پارسا اور پرہیزگار تھیں۔ ہم ان جیسے کام کہاں کر سکتی ہیں۔ کم حوصلگی اور کم ہمتی ہے۔ بہت عورتیں ہیں جو کہتی ہیں کہ کیا ہم عائشہؓ بن سکتی ہیں۔ کہ کچھ کوشش کریں۔ انھیں خیال کرنا چاہیے کہ عائشہ کس طرح عائشہ بنیں۔ انھوں نے کوشش کی ہمت دکھائی تو عائشہ بن گئیں۔ اب بھی ان جیسا بننے کے لئے ہمت اور کوشش کی ضرورت ہے۔ بغیر کچھ کئے ہمت ہار دینا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ ایک بچہ کو

نصیحت کی جائے کہ تعلیم حاصل کرو۔ تو تم بھی فلاں کی طرح ایم۔ اے ہوجاؤ گے۔ لیکن وہ کہے کہ میں کہاں فلاں کی طرح ایم۔ اے ہو سکتا ہوں۔ اس لئے تعلیم ہی حاصل نہیں کرتا۔ اس نے کوشش کی تھی اس لئے ایم۔ اے ہوگیا تھا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ بھی کوشش کرے۔ تو ایم۔ اے نہ ہو جائے۔

صحابہ نے کس طرح درجے حاصل کئے

دیکھو صحابی کس طرح رسول کریم کے صحابہ بنے اور کس طرح انھوں نے بڑے بڑے درجے حاصل کئے۔ اسی طرح کہ کوشش کی۔ ورنہ یہ وہی لوگ تھے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن تھے۔ اور آپ کو گالیاں دیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو آنحضرت صلعم کے بعد دوسرے خلیفہ ہوتے ہیں۔ ابتدا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے سخت دشمن تھے کہ آپ کو قتل کرنے کے لئے گھر سے نکلے تھے۔ راستہ میں ایک شخص ملا۔ جس نے پوچھا کہاں جا رہے ہو۔ انھوں نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے جاتا ہوں۔ اس نے کہا پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کو تو قتل کر لو۔ جو مسلمان ہو گئے ہیں۔ پھر محمد (صلعم) کو مارنا۔ یہ سن کر وہ غصہ سے بھر گئے۔ اور اپنی بہن کے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ آگے جا کر دیکھا تو دروازہ بند تھا۔ اور ایک شخص قرآن کریم سنا رہا تھا۔ اور ان کی بہن اور بہنوئی سن رہے تھے۔ اس وقت تک پردہ کا حکم نازل نہ ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور کہا کھولو۔ ان کی آواز سن کر اندر والوں کو ڈر پیدا ہوا۔ کہ ماردیں گے۔ اس لئے انھوں نے دروازہ نہ کھولا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اگر دروازہ نہ کھولو گے تو میں توڑ دونگا۔ اس پر انھوں نے قرآن کریم سنانے والے مسلمان کو چھپا دیا۔ اور بہنوئی بھی چھپ گیا۔ صرف بہن نے سامنے آکر دروازہ کھولا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا۔ بتاؤ کیا کر رہے تھے۔ اور کون شخص تھا۔ جو کچھ پڑھ رہا تھا۔ انھوں نے ڈر کے مارے ٹالنا چاہا۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ جو پڑھ رہے تھے۔ مجھے سناؤ۔ ان کی بہن نے کہا آپ اس کی بے ادبی کرینگے۔ اس لئے خواہ ہمیں جان سے ماردیں۔ ہم نہیں سنائینگی۔ انھوں نے کہا نہیں میں وعدہ کرتا ہوں کہ بے ادبی نہیں کرونگا۔ اس پر انھوں نے قرآن کریم سنایا۔ جسے سن کر حضرت عمرؓ رو پڑے۔ اور دوڑے دوڑے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ تلوار ہاتھ میں ہی تھی۔ رسول کریم صلعم نے انھیں دیکھ کر کہا۔ عمر یہ بات کب تک رہیگی۔ یہ سنکر وہ رو پڑے۔ اور کہا۔ میں نکلا تو آپ کے مارنے کے لئے تھا۔ لیکن خود شکار ہوگیا ہوں۔ تو پہلے یہ حالت تھی جس سے انھوں نے ترقی کی۔ پھر یہی صحابہ تھے جو پہلے شراب پیا کرتے تھے۔ آپس میں لڑا کرتے تھے۔ اور کئی قسم کی کمزوریاں ان میں پائی جاتی تھیں۔ لیکن جب انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا۔ اور دین کے لئے ہمت اور کوشش سے کام لیا۔ تو نہ صرف خود ہی اعلیٰ درجے پر پہنچ گئے۔ بلکہ دوسروں کو بھی اعلیٰ مقام پر پہنچانے کا باعث ہو گئے۔ وہ پیدا ہی صحابی نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ اسی طرح کے تھے جس طرح کے اور تھے۔ مگر انھوں نے عمل کیا۔ اور ہمت دکھائی تو صحابی ہو گئے۔ آج بھی اگر ہم ایسا ہی کریں۔ تو صحابی بن سکتے ہیں۔ یہ شیطان کا جال اور پھندا ہے کہ جب وہ دیکھتا ہے کہ کوئی انسان دین کی راہ میں کوشش کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے آگے ڈال دیتا ہے کہ تم کیا کر سکتے ہو۔ اور اس کی مثال مکڑی کے جالے کی طرح ہوتی ہے کہ جب مکھی زور کرکے اسے توڑ دیتی ہے۔ تو وہ اور تن دیتی ہے۔ شیطان بھی اسی طرح بندوں کے ارد گرد پھرتا رہتا ہے۔ اور جب دیکھتا ہے کہ میرے بند ٹوٹنے لگے ہیں۔ تو اور باندھ دیتا ہے۔ ان بندوں میں سے ایک یہ بھی بند ہے کہ جب کوئی عورت یا مرد نیک کام کرنا چاہتے ہیں تو وہ خیال پیدا کر دیتا ہے کہ کیا ہم فلاں بن جائیں گے۔ ایسا تو نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کرنا ہی نہیں چاہئے۔ حالانکہ فلاں بھی کوشش کرکے ایسا بن گیا تھا۔ پھر جب یہ کوشش کریگا تو کیوں نہ ویسا ہی بن جائیگا۔

صرف نبی کی بیوی ہونا فضیلت کیوجہ نہیں

تو یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ حضرت عائشہ رضؓ وغیرہ تو نبی کی بیویاں تھیں۔ اس لئے انھوں نے دین کی خدمت کی۔ ہم کیا کر سکتی ہیں۔ اگر انھوں نے نبی کی بیویاں ہونے کی وجہ سے دین کی خدمت کی تو کیا حضرت نوحؑ کی بیوی نبی کی بیوی نہ تھی۔ یا حضرت لوطؑ کی بیوی نبی کی بیوی نہ تھی۔ لیکن انھوں نے کیا کیا نبی کے ماننے سے ہی انکار کر دیا۔ اور تباہ و برباد ہو گئیں اگر صرف نبی کی بیوی ہونا کوئی چیز ہوتا تو وہ کیوں نیک نہ ہوتیں۔ خدا سے تعلق نہ پیدا کرتیں۔ اور دین کی خدمت کرکے نہ دکھاتیں۔ لیکن بات یہ ہے کہ انھوں نے خدا کے احکام پر عمل نہ کیا۔ اس لئے تباہ اور ہلاک ہو گئیں اور ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے عمل کیا۔ اس لئے انھیں اعلیٰ درجہ حاصل ہو گیا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (۲۹-۶۹) کہ جو ہم تک پہنچنے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اس کے لئے ہم دروازے کھول دیتے ہیں۔ پس وہ مرد و عورت جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کوشش کی۔ دین کے لئے گھر سے بے گھر ہوئے۔ مال و جان کو خدا کی راہ میں لگا دیا۔ اپنے خیالات اور عزیزوں رشتہ داروں۔ وطن غرضکہ ہر ایک پیاری سے پیاری چیز کو قربان کر دیا۔ ان کو دین میں بھی بڑے بڑے رتبے حاصل ہو گئے۔ اور دنیا میں بھی بڑے بڑے انعام مل گئے۔ آج بھی اگر مرد و عورتیں اسی طرح کریں۔ خود دین سیکھیں۔ اور عمل کرکے دکھائیں۔ دوسروں کو سمجھانے اور عمل کرانے کی کوشش کریں۔ دین کے مقابلہ میں کسی چیز کی پروا نہ کریں۔ تو ویسی ہی بن سکتی ہیں۔

اب میں بعض موٹے موٹے مسائل بیان کرتا ہوں۔ جن کا یاد رکھنا بہت ضروری ہے۔

خدا کو ایک سمجھنا

اسلام کا سب سے بڑا عقیدہ یہ ہے کہ خدا ہے اور ایک ہے، اس عقیدہ کو پھیلانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی بڑی تکالیف اٹھانی پڑیں۔ مکہ والوں کا ذریعہ معاش چونکہ بت ہی تھے اور انھیں پر ان کی گذران تھی اس لئے بتوں کو چھوڑنا ان کے لئے بہت مشکل تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتوں کے خلاف سمجھانا

چاہا۔ تو انھوں نے ایک مجلس کی۔ اور ایک آدمی مقرر کیا۔ جو آنحضرت صلعم کو جاکر کہے کہ آپ اس بات سے باز آجائیں۔ چنانچہ وہ شخص آپ کے پاس آیا۔ اور آکر کہا کہ اگر آپ کو مال کی خواہش ہے۔ تو ہم بہت سا مال لاکر آپ کے سامنے ڈھیر کر دیتے ہیں۔ اگر حکومت کی خواہش ہے تو ہم سب آپ کو حاکم ماننے کے لئے تیار ہیں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ میری بات مانی جائے تو آئندہ ہم آپ کے مشورہ کے بغیر کوئی بات نہیں کریں گے۔ اور اگر آپ کو کوئی بیماری ہوگئی ہے۔ تو ہم اس کا علاج کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن آپ بتوں کے خلاف کہنا چھوڑ دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو بائیں لاکر رکھدو تو بھی میں یہ کہنا نہیں چھوڑونگا کہ خدا ایک ہے۔ اور کوئی اس کا شریک نہیں۔ تو یہ ایک ایسا اہم عقیدہ ہے کہ جس کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور گناہ تو معاف کر دونگا۔ مگر شرک نہیں معاف کرونگا۔ آج کل یہ بہت پھیلا ہوا ہے۔ اور مسلمانوں میں گو بتوں کی پرستش نہیں پائی جاتی۔ مگر ان کی بجائے قبروں کو پوجا جاتا ہے۔ پھر عورتوں کا اپنے خاوند۔ عزیز رشتہ داروں کے متعلق یہ کہنا کہ جو ان کا مذہب ہے وہی ہمارا مذہب ہے شرک ہے۔ اسی طرح یہ بھی کہ اگر یہ بات پوری ہوگئی تو فلاں پیر کی نیاز دیجائیگی۔ شرک ہے۔ اور بھی کئی قسم کے شرک ہیں جن میں آجکل عورتیں خاص طور پر مبتلا ہیں۔ حالانکہ یہ ایک خطرناک بات ہے۔ پس عورتوں کے لئے ایک سب سے ضروری عقیدہ یہ ہے کہ وہ خدا کو ایک سمجھیں۔ اور نہ کسی کو اس کی صفات میں نہ افعال میں نہ اسماء میں شریک قرار دیں۔

فرشتوں پر ایمان لانا

دوسرا عقیدہ یہ ہے کہ فرشتوں پر یقین رکھیں کہ وہ خدا کی ایک مخلوق ہے جو انسانوں کے دلوں میں نیک تحریکیں کرتی ہے۔ اور ان پر ایمان لانے کے یہ معنی ہیں کہ جب کوئی دل میں نیک تحریک ہو تو فوراً اس پر عمل کیا جاوے۔ تاکہ اور تحریک کے لئے جگہ خالی ہو

قرآن کو خدا کی کتاب سمجھنا اور سب رسولوں پر ایمان لانا

تیسرا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم پر ایمان ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اور اس کے سوا اور بھی کتابیں نازل ہوئی تھیں۔ چوتھے یہ کہ سارے رسولوں پر ایمان ہو۔ کہ وہ سچے ہیں۔

بعث بعد موت

پانچویں یہ کہ مرنے کے بعد اُٹھایا جائیگا۔ اور حساب و کتاب ہوگا

ان عقائد کے نہ ماننے سے کوئی مرد و عورت مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ اس لئے ان پر ایمان رکھنا بہت ضروری ہے۔ یہ تو ہوئے عقائد اب میں اعمال کا ذکر کرتا ہوں جو اسلام نے ضروری قرار دیئے ہیں۔

نماز پڑھنا

اول نماز ہے۔ جس کا ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔ مگر اس میں نہایت سستی کی جاتی ہے اور خاص کر عورتیں بہت سست نظر آتی ہیں۔ جو کئی قسم کے عذر پیش کیا کرتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ ہیں بچہ والی جو ہوئی کپڑے کس طرح سے پاک رکھوں۔ کہ نماز پڑھوں۔ لیکن کیا کپڑے پاک رکھنا کوئی ایسی مشکل بات ہے۔ جو ہو ہی نہیں سکتی۔ ایسی تو نہیں ہے۔ اگر احتیاط کی جائے تو کپڑے پاک رہ سکتے ہیں۔ لیکن اگر احتیاط نہیں کی جاسکتی۔ تو کیا یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ایک جوڑا ایسا بنا لیا جائے جو صرف نماز پڑھنے کے وقت پہن لیا جائے۔ اور اگر کوئی عورت ایسی ہی غریب ہے کہ دوسرا جوڑا نہیں بنا سکتی۔ تو اسے بھی نماز معاف نہیں ہے۔ وہ پلید کپڑوں میں ہی پڑھ لے۔ اول تو انسانیت چاہتی ہے کہ انسان پاک و صاف رہے۔ اس لئے اگر کپڑا ناپاک ہو جائے تو اسے صاف کر لینا چاہئے۔ لیکن اگر فرض کر لیا جائے کہ کوئی ایسی صورت ہے جس میں صاف نہیں کیا جا سکتا تو بھی نماز نہیں چھوٹ سکتی۔ مگر بہت کم عورتیں ہیں جو پڑھتی ہیں۔ اور جو پڑھتی ہیں وہ بھی عجیب طرح پڑھتی ہیں۔ کھڑے ہوتے ہی رکوع میں چلی جاتی ہیں۔ اور رکوع سے ہوئے بغیر ہی بیٹھ جاتی ہیں۔ ابھی بیٹھنے بھی نہیں پاتیں کہ سجدہ میں چلی جاتی ہیں۔ اور اس جلدی سے ایسا کرتی ہیں کہ کچھ ہیں نہیں آتا کیا پڑھتی ہونگی۔ ایسی عورتوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ وہ ہنسی کے طور پر کھڑی نہیں ہوتیں بلکہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہوتی ہیں۔ اور نماز یہ ہے۔ کہ اللہ کے حضور عاجزی اور فروتنی دکھائی جائے۔ اور خدا سے اپنی حاجتوں کے پورا ہونے کی درخواست کیجائے۔ کیا جس سے کچھ مانگنا ہو۔ اس کے سامنے اسی طرح کیا جاتا ہے۔ نہیں بلکہ اس کا تو بڑا ادب۔ اور لحاظ کیا جاتا ہے۔ اس کی منت۔ خوشامد کی جاتی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ خدا کے حضور کھڑی تو کچھ مانگنے کے لئے ہوتی ہیں۔ لیکن ان کی حرکات میں ادب نہیں ہوتا۔ ان کے دل میں خوف نہیں پیدا ہوتا وہ عاجزی اور فروتنی نہیں دکھاتیں۔ بلکہ یہ ظاہر کرتی ہیں کہ گویا اللہ تعالیٰ ان کا محتاج ہے۔ حالانکہ اللہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ ہم سب اس کے محتاج ہیں۔ اس لئے ہمیں خاص طور پر ادب کرنا چاہئے۔ اس کے خوف کو دل میں جگہ دینی چاہئے۔ اور نہایت عاجزی اور خاکساری کر اس کے آگے عرض کرنی چاہئے۔ کئی ایک مرد ایسے ہیں جو ایسا نہیں کرتے۔ لیکن عورتیں تو کثرت سے ایسی ہیں جو نماز کو ایک مصیبت سمجھتی اور جتنی جلدی ہو سکے۔ گلے سے اتارنا چاہتی ہیں۔ حالانکہ نماز انھیں کے فائدے کے لئے ہے۔ نہ کہ خدا تعالیٰ کو کوئی فائدہ ہے۔ پس نماز نہایت عمدگی کے ساتھ ادا کرنی چاہئے۔

زکوٰۃ دینا

اس کے علاوہ دوسرا حکم زکوٰۃ کا ہے کہ اگر کسی کے پاس ۵۲ تولے چاندی یا ۴۰ روپے سال بھر تک جمع رہیں تو ان پر ایک روپیہ زکوٰۃ دے۔ جو مسکینوں۔ یتیموں اور غریبوں کیلئے دینا ضروری ہے۔ اور جہاں نماز کے ذریعہ خدا کا حق ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ وہاں زکوٰۃ کے حکم سے بندوں کا حق ادا کرنے کی تاکید کی ہے۔ خدا تعالیٰ خود بھی براہ راست اپنے بندوں کو سب کچھ دے سکتا تھا۔ لیکن اسنے آپ دینے کی بجائے بندوں کے ذریعہ دینا چاہا ہے۔ تاکہ دینے والے بھی ثواب اور اجر کے مستحق ہوں۔

روزہ رکھنا

تیسرا حکم روزہ کا ہے۔ ہمارے ملک میں بعض مرد اور عورتیں نماز نہیں پڑھتے۔ مگر روزے رکھتے ہیں۔ یہ بھی ضروری

حکم ہے - اور اس میں بڑے بڑے فوائد ہیں -

حج کرنا

چوتھا حکم حج کا ہے - اگر سفر کرنے کے لئے مال ہو - راستہ میں کوئی خطرہ نہو بال بچوں کی نگرانی - اور حفاظت کا سامان ہو سکتا ہو تو زندگی میں ایک دفعہ حج کرنیکا حکم ہے -

خدمات دین

یہ بڑے بڑے حکم ہیں - جو ہر مومن مرد اور عورت کے لئے ضروری ہیں - ان کے علاوہ اور بہت سی دینی خدمتیں ہیں جو کیجا سکتی ہیں - اور میں نے بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت اور آپ کے بعد مسلمان عورتوں نے بڑی بڑی خدمتیں کی ہیں - حتیٰ کہ اسلام کے لئے جانیں دے دی ہیں - اور جس طرح اس وقت اسلام پر مشکلات اور مصائب کے دن تھے اسی طرح اب بھی ہیں - اس لئے اس وقت بھی اسی قسم کی خدمتیں کرنے والی عورتوں کی ضرورت ہے -

یہ تو آپ کو معلوم ہوگا - کہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دنیا کی اصلاح کے لئے آپ کو کھڑا کیا گیا تھا - اسی طرح اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو کھڑا کیا گیا ہے - اس وقت اسلام کی یہ حالت ہو چکی تھی کہ خود مسلمان کہلانے والے اس پر حملے کرانے کے موجب ہو رہے تھے -

حضرت عیسیٰ وفات پاچکے ہیں

چنانچہ وہ اپنی نادانی سے یہ سمجھے ہوئے ہیں - کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر بیٹھے ہیں اور کسی وقت زمین پر آئیں گے - اس عقیدہ سے اسلام پر کئی ایک اعتراض پڑتے ہیں - ایک تو یہ کہ قرآن کریم جھوٹا ہوتا ہے - کیونکہ وہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ وفات پاچکے ہیں - دوسرے اس وجہ سے بہت سے مسلمان عیسائی ہوگئے ہیں - کیونکہ جب پادریوں نے ان کے سامنے یہ بات پیش کی کہ دیکھو حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر ہیں اور تم بھی اس کو مانتے ہو - لیکن تمہارا رسول وفات پاچکا ہے - اور زمین میں دفن ہے - اب تم خود ہی بتاؤ کہ کس کا درجہ اعلیٰ ہوا - اور یہ تو تم مانتے ہی ہو کہ تمہارے رسول کا درجہ سب رسولوں سے بڑا ہے اور جب اس سے بھی حضرت عیسیٰ کا درجہ اعلیٰ ہوا تو معلوم ہوا وہ خدا ہے - اس کا وہ کوئی جواب نہ دے سکتے - اور اسلام کو چھوڑ کر عیسائی ہوجاتے - حالانکہ یہ بالکل غلط ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر موجود ہیں - وہ تو کبھی کے وفات پاچکے ہیں -

حضرت عیسیٰ کے آنیسے مراد

مسلمانوں کو اس سے غلطی لگی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی - عیسیٰ آئیں گے - اس سے انھوں نے انہی پہلے عیسیٰ کا آنا سمجھ لیا ہے - حالانکہ اس عیسیٰ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد انھیں کی صفات رکھنے والے انسان کے آنے کی تھی - چونکہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں مسلمان یہود ہوجائیں گے - اس لئے جس طرح پہلے یہودیوں کی اصلاح کے لئے حضرت عیسیٰ آئے تھے اسی طرح ان کی اصلاح کے لئے جس انسان نے آنا تھا - اس کو بھی عیسیٰ کہا گیا - ورنہ پہلے عیسیٰ کہاں آسکتے تھے - وہ تو وفات پاچکے ہیں - چنانچہ قرآن کریم کہتا ہے ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل کہ محمد اللہ کے رسول ہیں - ان سے پہلے جتنے رسول تھے وہ وفات پاچکے ہیں - اب یا تو یہ کہنا پڑیگا کہ حضرت عیسیٰ رسول نہ تھے - بلکہ خدا تھے - اس لئے انھوں نے وفات نہیں پائی - لیکن یہ کفر ہے - کہ ان کو خدا قرار دیا جائے - اور اگر رسول تھے - اور واقعہ میں رسول تھے تو وفات بھی پاچکے ہیں - کیونکہ قرآن کریم صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے سارے رسول فوت ہوچکے ہیں - تو قرآن کریم حضرت عیسیٰ کو فوت شدہ قرار دے رہا ہے - اور جو فوت ہوجائے - وہ دوبارہ دنیا میں واپس نہیں آسکتا - کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہے - پھر اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے کہ ایک مرے ہوئے انسان کو دوبارہ زندہ کرکے دنیا میں لائے - خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے - اس کو یہ ضرورت نہیں ہے کہ دنیا کی اصلاح کے لئے کسی نئے انسان کو پیدا کرنے کی بجائے ایک مدتوں کے مردہ انسان کو بھیجدے - ہم تو دیکھتے ہیں کہ دنیا میں کوئی مالدار اور دولتمند انسان اس طرح نہیں کرتا کہ ایک وقت جو کھانا بچ جائے اسے دوسرے وقت کھانے کے لئے رکھ چھوڑے - ہاں غریب لوگ ایسا کیا کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی نسبت یہ کہنا کہ اس نے ضرورت کے لئے وہی حضرت عیسیٰ رکھے ہوتے ہیں - جو کئی سو سال ہوئے پیدا کئے گئے تھے - اسے کنگال اور مفلس خدا بنانا ہے - اور اس کے قادر مطلق ہونے سے انکار کرنا ہے - حالانکہ خدا ایک نہیں کئی عیسیٰ پیدا کر سکتا ہے - اور جب ضرورت ہو بھیج سکتا ہے - پہلے نبی جب فوت ہوتے رہے - تو ان کے بعد اور نبی بھیجتا رہا - یہ نہیں ہوا کہ انھیں کو دوبارہ زندہ کرکے بھیجتا رہا ہے - پھر کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ حضرت عیسیٰ کو دوبارہ بھیجے - مسلمانوں میں یہ ایک بہت بیہودہ عقیدہ پھیلا ہوا ہے حالانکہ حضرت عیسیٰ کے آنے سے مراد یہ تھی کہ ان کی صفات کا ایک انسان آئیگا - اور وہ حضرت مرزا صاحب آئے ہیں - جو حضرت عیسیٰ کی طرح یہودیوں کی اصلاح پر مامور کئے گئے ہیں - کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہوا ہے کہ مسلمان یہودی ہوجائیں گے -

اس زمانہ کا فتنہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت نوح سے لے کر آپ تک کے سب نبیوں نے اس فتنہ کی خبر دی ہے - جو حضرت مسیح موعود کے وقت آئیگا - اب دیکھ لو کہ اتنے بڑے فتنہ کے دور کرنے کے لئے کس قدر کوشش کی ضرورت ہے - آج کل ہماری جماعت کے مردوں سے جس قدر ہو سکتا ہے کوشش کر رہے ہیں

عورتیں دعائیں کریں

لیکن ضرورت ہے کہ عورتیں بھی ان کی مدد کریں - اور اس کام میں ان کا ساتھ دیں - در دِ دل سے دعائیں مانگا کریں کہ اسلام کی ترقی ہو - خدا تعالیٰ حق کے قبول کرنے کے لئے لوگوں کے دل کھولے - دنیا سے بدیاں اور برائیاں دور ہوں - اللہ تعالیٰ کا نام دنیا میں پھیلے - اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نور آیا ہے لوگ اس سے فائدہ اٹھاویں -

چندہ دیں

اس کے علاوہ جہانتک ان سے

ہو سکے۔ مالی خدمت بھی کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مردوں سے چندہ لیا کرتے تھے۔ تو عورتوں سے بھی وصول کرتے تھے۔ اور یہ چندہ وہ اپنے لئے نہ لیتے تھے اور نہ اللہ کے پیارے اپنی ذات کے لئے مانگا کرتے ہیں ان کا انتظام خدا تعالیٰ خود کرتا ہے۔ تو نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے کبھی مانگا نہ آپ سے پہلے انبیاء نے اپنے لئے مانگا نہ اس زمانہ میں جس کو خدا نے مسیح موعود کر کے بھیجا۔ اس نے اپنے لئے کچھ طلب کیا۔ اور نہ وہ جو آپ کے بعد کھڑے ہوئے۔ انھوں نے ایسا کیا۔ بلکہ سب دین کے لئے ہی مانگتے رہے۔ اور میں بھی اسی غرض کے لئے کہتا ہوں۔ کہ جن عورتوں کو خدا تعالیٰ توفیق دے وہ اس کے راستہ میں اپنے مالوں سے دیں۔ پچھلے دنوں میں نے مستورات کو چندہ دینے کی تحریک کی تو مجھے بتایا گیا کہ مرد عورتوں کو روپیہ نہیں دیتے۔ بلکہ جس چیز کی ضرورت ہو وہ لا دیتے ہیں۔ اس لئے وہ چندہ کہاں سے دیں۔ لیکن یہ بات شریعت کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا یہ طریق تھا کہ عورتوں کو اپنے مال میں سے حصہ دیا کرتے تھے۔ اب بھی اسی طرح کرنا چاہیئے۔ اور خواہ کتنی ہی تھوڑی آمدنی ہو۔ اس سے عورتوں کو ان کا حصہ دینا چاہیئے۔ پھر اس میں سے عورتیں خدا کی راہ میں دیا کریں۔ اور اس بات کا ہرگز خیال نہ ہو کہ اس قلیل رقم سے کیا بنیگا۔ خواہ ایک دمڑی دینے کی توفیق ہو تو وہی دے دیجائے۔ اللہ تعالیٰ اخلاص کو دیکھتا ہے۔ نہ مال کو۔ اگر کسی کے پاس صرف ایک روٹی ہو۔ اور وہ اس کا ایک چوتھا حصہ خدا کی راہ میں دیدے تو خدا کے حضور وہ ثواب کا ویسا ہی مستحق ہے۔ جیسا کہ سو روپیہ رکھنے والا پچیس روپے دیکر۔ اس لئے تھوڑے مال کا خیال نہ کرنا چاہیئے۔ ہاں نیت اور اخلاص کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا انھیں کو دیکھتا ہے۔ اور انھیں کے مطابق اجر دیتا ہے۔

عورتوں میں تبلیغ کریں

پھر عورتوں کو چاہیئے کہ تبلیغ کریں۔

مرد تو عورتوں میں تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اس لئے یہ کام عورتوں کا ہی ہے۔ انھیں چاہیئے کہ غیر احمدی ہندو عیسائی۔ وغیرہ عورتوں کو اسلام کی تعلیم بتائیں۔ اور ایسی دلیلیں یاد رکھیں جو انھیں تبلیغ کرتے وقت کام آئیں۔ خواہ عورت ان پڑھ ہو تو بھی موٹی باتیں اپنے خاوند یا باپ بھائی سے سیکھ لے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض ان پڑھ احمدی دین سے ایسی واقفیت پیدا کر لیتے ہیں کہ غیر احمدی پڑھے ہوئے ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے ایک احمدی زمیندار جو بالکل ان پڑھ ہے۔ اور یوں بھی سیدھا سادہ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے سنایا کہ میرے رشتہ دار مجھے ایک شیعہ مولوی کے پاس لے گئے کہ وہ مجھے سمجھائے۔ اس نے مجھ سے پوچھا۔ بتاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے کیا لگتے ہیں۔ میں نے کہا باپ۔ پھر اس نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی مسلمانوں کی کیا لگتی ہے۔ میں نے کہا بہن۔ وہ کہنے لگا اچھا مرزا صاحب نے جو سیدانی سے نکاح کیا ہے وہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا حضرت علیؓ نے تو رسول کریم کی خاص بیٹی سے نکاح کیا تھا۔ اسے آپ کیا سمجھتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب نے تو نہ معلوم کتنی پشتوں کے بعد جا کر نکاح کیا ہے۔ مولوی نے کہا حضرت علی تو ایک بزرگ انسان اور خدا کے پیارے تھے۔ میں نے کہا حضرت مرزا صاحب کو ان سے بھی بڑھ کر مانتے ہیں۔ اس پر وہ لاجواب ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ جا تیری عقل ماری گئی ہے۔ اسی قسم کی اور کئی ایک مثالیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر انسان سچائی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے تو پھر کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ سچائی ایک تلوار ہے۔ جس کے ہاتھ میں ہو گی وہ دشمن کا سر اڑا دیگا۔ اور اگر بچہ بھی مار یگا۔ تو زخمی ضرور کر دیگا۔ اسی طرح گو پڑھا ہوا انسان دشمن کے مقابلہ میں بڑا کام کر سکتا ہے۔ مگر ان پڑھ بھی اگر دین سے واقفیت حاصل کرے تو غالب ہی رہیگا۔ اس لئے ان پڑھ عورتوں کو بھی موٹی موٹی دلیلیں سیکھ لینی چاہئیں۔ اور جہاں عورتیں مل جائیں ان کو تبلیغ کرنی چاہیئے۔

تبلیغ کرنیکے مواقع

آجکل ریلوں میں عورتوں کو خوب تبلیغ کا موقعہ مل سکتا ہے۔ یہاں آتے ہوئے راستہ میں دوستوں نے مجھے بتایا۔ کہ اول تو وہ تمھیں مسلمان دیکھ کر خود بخود اعتراض کریگی۔ اس کا اس طرح جواب دینا۔ اور اگر وہ اعتراض نہ کرے تو تم خود یہ اعتراض کرنا۔ لیکن اتفاق کی بات ہے۔ عیسائیوں کا سب سے بڑا اعتراض اور اس کا جواب مجھے بتانا بھول گیا۔ جب وہ گئیں تو اس نے وہی اعتراض کر دیا۔ اس کا جواب میں نے کسی وقت عورتوں کے درس میں بیان کیا ہوا تھا۔ جو انھوں نے دیدیا۔ اس نے کہا تمھارے قرآن میں لکھا ہے کہ عورتوں میں روح نہیں ہے۔ اس لئے ان کو اپنے اعمال کا کوئی بدلہ نہیں ملیگا۔ انھوں نے کہا قرآن میں تو صاف لکھا ہے کہ کسی مومن مرد و عورت کے عمل کو ضائع نہیں کیا جائیگا۔ بلکہ اس کا بدلہ دیا جائے گا تم نے یہ کہاں سے نکالا کہ عورت میں روح ہی نہیں۔ عیسائی عورت نے کہا قرآن میں یہ بات موجود ہے۔ تم کو علم نہیں۔ انھوں نے کہا میں تمھارے سامنے قرآن کریم کی آیت پیش کر رہی ہوں۔ اور تم کہتی ہو تمھیں علم نہیں۔ اگر کوئی ایسی آیت قرآن کریم میں ہے تو نکال دیجئے۔ اس نے کہا اگر تم لکھنؤ آؤ تو میں تمھاری تسلی کر سکتی ہوں۔ انھوں نے کہا اگر تم قادیان آؤ۔ تو میں تمھیں سمجھانے کی کوشش کرونگی۔ پھر اس نے کہا تم نوجوان ہو۔ اور میں بوڑھی ہو گئی ہوں۔ اس لئے تمھاری باتوں کا جواب نہیں دے سکتی۔ انھوں نے کہا اس لحاظ سے تو آپ کو ضرور جواب دینے چاہیئے تھے۔ کیونکہ آپ نے بہت سی عمر مذہبی باتوں میں گذاری ہے۔ مگر وہ خاموش ہو گئی۔ اور کوئی جواب نہ دے سکی۔

تو ریل میں عورتوں کو تبلیغ کا اچھا موقع مل سکتا ہے۔ اور کسی جگہ تو شاید ہی اتنی عورتیں جمع ہو سکیں جتنی گاڑی میں ہوتی ہیں۔ اور مختلف جگہوں کی ہوتی ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کو ہدایت ہو جاوے تو وہ اس کے اثر کو دور دور پھیلا سکتی ہے۔ پھر گھروں میں۔ یا اور عورتوں کے مجمع میں موقع مل سکتا ہے۔ اس کے لئے۔ موٹے موٹے مسائل یاد کر لینے چاہئیں۔

تقویٰ حاصل کرنا

اس کے علاوہ تقویٰ اللہ حاصل کرنا ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ کیونکہ اسلام صرف باتیں سنانے کی اجازت نہیں دیتا بلکہ کہتا ہے کہ انسان کو خدا کا خوف، اور محبت اپنے دل میں پیدا کرنی چاہئے۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے اور جب تک یہ نہ ہو۔ کوئی عمل عمل نہیں کہلا سکتا نماز نماز نہیں کہلا سکتی۔ روزہ روزہ نہیں کہلا سکتا زکوٰۃ زکوٰۃ نہیں کہلا سکتی حج حج نہیں کہلا سکتا کیونکہ اس لئے کہ نماز اس غرض کے لئے نہیں رکھی گئی کہ انسان کو ورزش ہو۔ روزہ اس لئے نہیں کہ انسان کو بھوکا پیاسا رکھا جائے۔ زکوٰۃ اس لئے نہیں کہ مالی نقصان ہو۔ اور حج اس لئے نہیں ہے کہ سفر کی صعوبت برداشت کرنی پڑے۔ بلکہ ان کی غرض اللہ کا تقویٰ اور نیکی پیدا کرنا ہے۔ حسد، کینہ، لڑائی اور فساد اور بدی اور برائی وغیرہ وغیرہ بُری باتوں سے بچا کر انسان کو متقی بنانا ہے۔ کیونکہ یہی سب نیکیوں کی جڑ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے بھی لکھا ہے ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

تو یہ بہت ضروری چیز ہے۔ اس کے لئے سوچنا چاہئے کہ ہمارے کسی کام کا یہ نتیجہ نہ ہو کہ خدا تعالیٰ ناراض ہو جائے یا کسی انسان کو تکلیف پہنچے۔ آجکل عورتوں میں یہ بات زیادہ پائی جاتی ہے کہ وہ دوسری کو تکلیف پہنچا کر خود کچھ حاصل کر لینا اچھا سمجھتی ہیں۔ مگر تقویٰ ایسا کرنے سے روکتا ہے۔ پھر عورتیں ایک دوسری کو طعنہ دیتی ہیں ہنسی کرتی رہتی ہیں۔ اور عیب نکالتی ہیں۔ اور آخر کار لڑائی شروع کر دیتی ہیں یہ سب باتیں تقویٰ کے خلاف ہیں۔ اس قسم کے عیب تو عورتوں میں بہت سے ہیں۔ اگر ان کو بیان کرنے لگوں تو بہت دیر لگیگی۔ اور آج میرے [illegible] بھی [illegible] ہے۔ اس لئے میں نے یہ اصل بتا دیا ہے کہ ہر ایک ایسا کام جس سے خدا ناراض ہو یا کسی مخلوق کے لئے دکھ اور تکلیف کا باعث ہو اس سے بچنا چاہئے۔ اگر یہ بات پیدا ہو جائے تو تقویٰ اللہ حاصل ہو جاتا ہے۔

خاتمہ یہ چند ایک باتیں ہیں۔ جو میں نے نصیحت کے طور پہ بیان کر دی ہیں۔ اگر ان کو یاد رکھوگی اور ان کے مطابق عمل کروگی تو فائدہ اٹھاؤگی۔

نظم

ترانۂ حمد باری

ہے بہارِ جانفزا گلزارِ دیں پہ آجکل
رشک کھاتا چرخِ گرداں ہے زمیں پر آجکل

حضرتِ محمود احمد سرورِ عالی تبار
بن کے شاہِ دیں ہیں بیٹھے صدر دیں پر آجکل

احمدِ مرسل کے فرزندِ مہیں موعودِ حق
جلوہ افروزی ہیں کرتے تختِ دیں پر آجکل

قائدِ افواجِ اسلام آفتِ جانِ عدو
رعب چھایا جن کا ہے شیرِ عریں پر آجکل

چہرۂ تاباں ہے گویا چودھویں کا چاند اور
دل ہے قرباں اس کے موئے عنبریں پر آجکل

وقتِ گفتن اس کے مُنھ سے جو نکلتے لفظ ہیں
رکھتے فوقیت ہیں مس درِ ثمیں پر آجکل

دُرّۃ التاجِ ولایت قرۃ العینِ نبی
ابرِ رحمت بن کے برسا باغِ دیں پر آجکل

سرزمیں قادیاں یعنی جو ہے ارضِ حرم
بارشِ فضلِ خدا ہے۔ اس زمیں پر آجکل

قادیاں کی خاک کا اک ذرہ بمقدار بھی
ہے چمک میں بڑھ کے سورج سے زمیں پر آجکل

دل اُچھلتا ہے خوشی سے نصرتِ حق دیکھکر
ہے سراسر تازگی جانِ حزیں پہ آجکل

مطلعِ دیں سے ہوئی کافور ظلمت کی گھٹا
نور کا ہے پرتو دینِ مبیں پر آجکل

ہوگیا نومیدِ شیطاں شوکتِ اسلام دیکھ
زندگی دوبھر ہوئی مارِ لعیں پر آجکل

نغرہ ہائے حمدِ باری کیوں نہ نکلیں دل سے اب
احمدیت کی ہے شاں چرخِ بریں پر آجکل

کیا بتاؤں اس مبارک دور کی میں خوبیاں
قدرتِ حق کا تماشا ہے زمیں پر آجکل

سرورِ عالم دوبارہ ہم میں نازل ہوگئے
لطفِ رب ہے صرف رحمت آفریں پر آجکل

خدمتِ دیں سے بقا کم اللہ دتا اے شہا
کر نظرِ رحمت سے تو اس خستہ مکیں پر آج کل

نورِ ایماں تجھ سے ہے اور نورِ جاں بھی تجھ سے ہے
اے مرے سورج چمک اس کمتریں پر آج کل

(تراب الاقدام اللہ دتا احمدی سیکنڈ ماسٹر۔ مڈل سکول گکھڑ ضلع گوجرانوالہ)

وی پی آتے ہیں

جن خریداران الفضل کا چندہ ماہ اکتوبر میں ختم ہوتا ہے ان کے نام ۳۰۔ اکتوبر کا الفضل سالانہ یا ششماہی یا سہ ماہی (پہلے دستور کے مطابق) چندہ کی وصولی کے لئے وی پی ہوگا۔ جو صاحب واپس کریں گے ان کے نام کا پرچہ امانت رہیگا۔ جب تک کہ وہ منی آرڈر کے ذریعہ چندہ نہ بھیجدیں۔ یا دی پی کی اجازت نہ دینگے ایک ہفتہ قبل اطلاع دی جاتی ہے۔ پھر بھی بیس بائیس خریدار ہر مہینے کم ہو جاتے ہیں۔ جس کا اثر اخراجات الفضل پر پڑ رہا ہے۔ اور پھر ہم مجبور ہو رہے ہیں کہ اخبار کے صفحے کم کر دیا جائے۔ دوست توجہ فرمادیں۔ (مینیجر)

اعلان

بخدمت شریف سکرٹری صاحبان انجمن ہائے احمدیہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بہت سے موصی جن کے ورثاء غیر احمدی ہوتے ہیں جب وفات پاتے ہیں تو مقبرہ بہشتی کا دفتر ان کے حصہ وصیت کو وصول کرنے کی کوشش اس لئے نہیں کرتا کہ انکی وفات کا علم اسے نہیں ہوتا۔ اس لئے تمام سکرٹری صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ کسی ایسے موصی کی وفات پر جو صدر انجمن کے حق میں کسی قسم کی وصیت کر چکا ہو معاً دفتر مقبرہ اور دفتر سکرٹری کو اطلاع دیں تاکہ مناسب موقعہ پر حصہ وصیت کی ادائیگی کا مطالبہ ہو سکے۔ سید محمد اسحاق سکرٹری صدر انجمن احمدیہ

پیسہ اخبار اور مسلمان

۲۰۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء کے روزانہ پیسہ اخبار میں جس کے اڈیٹر جناب حاجی مولوی محبوب عالم صاحب ہیں۔ جو لیڈنگ آرٹیکل چھپا ہے۔ اسے پڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو پورا ہوتا دیکھا کہ یاتی علی الناس زمان لایبقی من الاسلام الا اسمہ ولایبقی من القرآن الا رسمہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئیگا جس میں اسلام کا صرف نام ہی نام باقی رہجائیگا۔ اور قرآن سوائے رسم کے اور کچھ نہیں رہیگا۔ جناب مولویصاحب یا ان کے کسی قائم مقام نے "حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت" کے عنوان سے مضمون لکھ کر۔ اس میں فلسفہ شہادت حسین بیان کرتے ہوئے جہاں اور بہت سے عجیب و غریب نکات بیان کئے ہیں۔ وہاں یہ بھی بیان کیا ہے کہ :-

"دیگر اقوام کے سال تو خوشی و لہو لعب سے شروع ہوتے ہیں۔ مگر اسلامی سال کا آغاز بحکم ائے آیہ وافی ہدایہ

فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیرا

ماہ عزا سے شروع ہوتا ہے" (روزانہ پیسہ)

معلوم ہوتا ہے لکھنے والے نے قرآن کریم کو نہیں پڑھا۔ اور اگر کبھی پڑھا ہے۔ تو اب بھلا دیا۔ کیونکہ اگر وہ قرآن کریم کا لفظی ترجمہ ہی جانتا۔ یا کسی ترجمہ شدہ قرآن کو ہی کھول کر دیکھ لیتا تو اس آیت کو مسلمانوں کے حق میں بطور فخر نہ پیش کرتا۔ کیونکہ یہ آیت مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ منافقین کے لئے بطور سزا وارد ہوئی ہے۔ جسے اڈیٹر صاحب عزاداری کے فلسفہ میں بطور برہان اور نص صریح پیش کرتے ہیں۔

یہاں ہم اس آیت سے پہلی آیات کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ تا معلوم ہو کہ یہ آیت کن لوگوں کے حق میں ہے اور محل مدح میں وارد ہے یا محل ذم میں۔ خدا تعالیٰ آنحضرت صلعم کو ارشاد فرماتا ہے یاایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ علیھم وماواھم جھنم وبئس المصیر

کہ اے نبی جہاد کر کافروں اور منافقوں سے۔ اور ان پر سختی کر۔ اور ان کے لئے ٹھکانا جہنم ہے۔ اور وہ بری جگہ ہے۔ کیوں اس لئے کہ وہ اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہم نے نہیں کہا حالانکہ انہوں نے ضرور کلمہ کفر کہا ہے۔ اور انھوں نے اسلام لانے کے بعد کفر کیا ہے۔ اور قصد کیا ایسے امر کا جو ان کو نہیں پہنچتا۔ نہیں برا منایا انھوں نے مگر اس بات کو کہ ان کو اللہ اور اس کے رسول نے غنی کر دیا اپنے فضل سے پس۔ اگر وہ توبہ کریں تو ان کے لئے بہتر ہے۔ اور اگر پھر جائیں تو اللہ ان کو دردناک عذاب دنیا و آخرت میں دیگا۔ اور ان کے لئے زمین میں کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا۔ اور ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا کہ اگر ہمکو کچھ دیگا تو ہم خیرات کریں گے۔ اور ضرور صالحین سے ہو جائیں گے۔ لیکن جب دیا ان کو اللہ نے اپنے فضل سے تو انھوں نے بخل کیا اور اپنی بات سے پھر گئے۔ اور اعتراض کرنے والے ہیں۔ پس ہم نے ان کے پیچھے نفاق لگا دیا جو ان کے دلوں میں ہے جو مرتے دم تک نہیں جائیگا۔ بسبب اللہ تعالیٰ سے وعدہ خلافی کرنے اور بسبب اس کے کہ جھوٹ بولتے ہیں۔ کیا وہ نہیں جانتے۔ کہ اللہ ان کے بھیدوں اور مخفی کمیٹیوں کو جانتا ہے۔ اور اللہ تو علام الغیوب ہے۔ اور وہ لوگ جو مومنوں کو عیب لگاتے ہیں صدقات کے بارہ میں اور ان کو جو محنت کر کے کچھ حاصل کرتے ہیں۔ ان کو تمسخر کرتے ہیں۔ اللہ ان سے ہنسی کرتا ہے۔ ان کے لئے عذاب الیم ہے۔ ان کے لئے بخشش مانگ یا نہ مانگ۔ اگر تو ان کیلئے ستر دفعہ بھی بخشش مانگے تو اللہ ان کو نہیں بخشیگا۔ کیونکہ ان منافقوں نے اللہ اور اس کے رسول کا کفر کیا۔ اور اللہ نہیں ہدایت کرتا۔ فاسقوں۔ عہد شکنوں کو۔

پیچھے رہنے والے منافق جن کا ذکر شروع ہے رسول کے پیچھے رہنے پر خوش ہیں۔ اور انھوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کرنے سے کراہت کی۔ اور کہا گرمی میں نہ نکلو۔ ان (منافقوں) سے کہدو نار جہنم نہایت سخت گرم ہے۔ اگر تم سمجھو۔

مندرجہ بالا آیات۔ جن لوگوں کے متعلق ہیں۔ اور جن کو ان میں منافق۔ کافر۔ فاسق۔ عہد شکن۔ جھوٹی قسمیں کھانے والے۔ جھوٹ بولنے والے۔ اسلام لا کر کفر بکنے والے۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے بخل کرنے والے۔ مومنوں پر صدقات کے بارہ میں الزام لگانے والے۔ اور ان پر ہنسی اڑانے والے وغیرہ وغیرہ کہا گیا ہے۔ اور جن کا ٹھکانا جہنم اور وہ بھی کیسا بئس المصیر بہت برا ٹھکانا بتایا گیا ہے۔ دنیا و آخرت میں دردناک عذاب کے مستحق قرار دیا گیا ہے۔ انہیں کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا۔ کہ ان لوگوں کو چاہئے کہ تھوڑا ہنسیں۔ اور بہت روئیں۔ کیونکہ ان کے لئے تو دنیا و آخرت دونوں جگہ بربادی ہی بربادی ہے۔ اور یہ ان پر کوئی ظلم نہیں کیا گیا۔ بلکہ جزاءً بما کانوا یکسبون ان کے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہے۔

لیکن مولانا حاجی صاحب اس آیت کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔ اور اسلامی سال کی بنیاد اسی پر بتاتے ہیں۔ گویا اس طرح انھوں نے اپنی قلم سے آج کل کے مسلمانوں کو ان باتوں کا مصداق قرار دیدیا ہے جو اس آیت سے پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ کیا مسلمان اس پر آمنا و صدقنا کہنے کے لئے تیار ہونگے۔

افسوس ان مسلمانوں پر اور واویلا ان کے مولویوں اور حاجیوں پر کہ قرآن کریم سے اس قدر ناآشنا اور بے بہرہ ہیں۔ کہ کفار اور منافقین کے حق میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ اپنے اوپر چسپاں کر رہے ہیں۔

احباب مفت منگا کر تقسیم کریں

ہمارے دفتر میں "زندہ خدا کے زبردست نشان" رسالہ۔ انگریزی میں چھپ کر آگیا ہے۔ لہذا وہ احباب۔ جو ان کو انگریزوں اور انگریزی خواں ہندوؤں اور مسلمانوں میں تقسیم کر سکیں ہمارے دفتر سے مفت منگوا کر تقسیم کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام

فتح محمد سیال

جوائنٹ سکرٹری۔ ترقی اسلام۔ قادیان۔

ہنگامۂ یورپ

تخلیہ پیٹروگراڈ - موسیو کرنسکی کا خیال ہے کہ پیٹروگراڈ دارالسلطنت روس کا فوری تخلیہ اشد ضروری نہیں - بلکہ بتدریج عمل میں لایا جائیگا - روس گورنمنٹ کو معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نومبر کے نصف اول میں روانہ ماسکو ہوگی کارخانوں اور فوجی مدرسوں کا نقل مکان شروع ہوگیا ہے۔

جزائر بالٹک - لندن - ۲۲- اکتوبر - ایک روسی بحری - سرکاری - اعلان مظہر ہے کہ جزائر بالٹک میں ۱۹- اکتوبر تک حالت حسب ذیل تھی - جزائر ایزل و مون پر دشمن کا قطعی قبضہ ہوگیا ہے - جزیرہ ڈاگو میں جنگی کارروائی کو کچھ تو دلدلوں نے روک رکھا ہے اور کچھ یہ وجہ ہے کہ قلیل التعداد قلعہ بند فوج معض ساحلی توپخانہ کی حفاظت کر رہی ہے -

ورڈون پر قبضہ - لندن ۲۲- اکتوبر - ایک روسی بے تار کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جرمنی تباہ کن کشتیوں کے ذریعہ گولہ باری کر کے یکشنبہ کے روز وارڈ میں گئے اور مغربی حصہ پر قابض ہوگئے -

لندن پر ہوائی حملہ - لندن ۲۰- اکتوبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گذشتہ شب کے ہوائی حملہ میں ۳۴- آدمی مقتول اور ۵۳- زخمی ہوئے - گھروں اور کارخانوں کو بھی کسیقدر نقصان پہنچا ہے -

مصیبت زدگان سے گفتگو - لنڈن - ۲۲- اکتوبر شہنشاہ معظم اور ملکہ نے کل لنڈن کے اس رقبہ کا معائنہ کیا جس پر بم گرائے گئے تھے - اور ڈیڑھ گھنٹہ مصیبت زدگان سے گفتگو کی -

آنریش سپاہیوں کا کامیاب حملہ - لنڈن ۲۲- اکتوبر - ڈیگس ہیگ کا آج رات کا اعلان مظہر ہے کہ آنریش سپاہیوں نے کراسیلز کے شمال مشرق میں ایک کامیاب حملہ کیا اور متعدد قیدی گرفتار کئے - اور بغیر کسی جان کا نقصان اٹھائے واپس آگئے - ہمارے سپاہیوں نے دشت ہالتگین کے شمال مشرق میں ۲۰ قیدی گرفتار کئے تمام میدان جنگ پر طرفین کے توپخانوں کی باہم بھاری گولہ باری ہوئی

ہندوستان کی خبریں

فوجی بھرتی کے متعلق ذیلداروں اور نمبرداروں کے فرائض پنجاب میں فوجی بھرتی کے متعلق ذیلداروں اور نمبرداروں کے فرائض اور ذمہ داریوں کی تشریح کرنے کے لئے فنانشل کمشنر نے لوکل گورنمنٹ کی منظوری سے پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ کے ماتحت قواعد میں اضافہ کیا ہے - نئے قواعد کے رو سے قرار دیا گیا ہے کہ تمام ذیلداروں اور نمبرداروں کا یہ فرض ہے کہ وہ کلکٹر صاحب گورنمنٹ کے تمام افسروں اور دیگر اشخاص کے زیر ہدایت جنہیں فوجی خدمت کے لئے مصافی یا غیر مصافی رنگروٹ بھرتی اور جمع کرنیکا اختیار ہے - اپنے ذاتی اثر رسوخ اور دیگر طریقوں سے مدد دیں - حال میں یہ قواعد مشتہر کئے گئے ہیں - اور پنجاب میں رائج ہیں -

ہوم رول کی پہلی قسط - جناب مولوی محمد سلیمان صاحب پھلواری - اخبار ہمدم میں صوبہ بہار کے فساد کے متعلق لکھتے ہیں - "ہم غریب مسلمانوں کو ہوم رول کی پہلی قسط وصول ہوگئی - یعنی ضلع شاہ آباد ضلع گیا - نیز ضلع پٹنہ و دیگر اطراف و جوانب میں مذہبی جوش سے ستم ڈھایا گیا - اور ہمارے ہندو برادروں نے وہ چنگیز خانی سماں رکھا دیا کہ اس اطراف میں کوئی مسلمان رات کو ٹھنڈی نیند نہیں سو سکتا - ہر شخص کو اپنے مال و جان - ننگ و ناموس کا اندیشہ رہتا ہے - اور مسلمانوں نے خوب سمجھ لیا ہے کہ ہندوستان میں ہماری زندگی فقط انگلش گورنمنٹ کی منصفانہ حکومت سے وابستہ ہے - اور برادران وطن ہمارے نیست و نابود کرنے کے لئے ہر جگہ گہری سازش رکھتے ہیں"

اس فساد میں ہزارہا مسلمان بے خانماں برباد و تباہ ہو چکے ہیں - بہت سے گاؤں لٹ چکے ہیں - مسلمان عورتوں کے ننگ و ناموس پر حملے کئے گئے ہیں - اب معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ کے ذریعہ امن بحال ہو رہا ہے -

دہلی میں ہندوؤں کی ہڑتال - ہمعصر مارننگ پوسٹ اپنی تازہ اشاعت میں رقمطراز ہے کہ ۱۹- اکتوبر کو ہر ایک ہندو دوکان بند تھی - ہڑتال عام

اشتہارات

اُستانی کی ضرورت

گرلز سکول قادیان کے لئے ایک استانی کی ضرورت ہے جو کم از کم مڈل پاس - تجربہ کار اور مسلمان ہو تو ٹرینڈ یا سرٹیفکیٹیڈ ہو - ابتدائی تنخواہ ۱۵ء سے لیکر ۲۰ء تک حسب لیاقت - درخواستیں معہ نقول سندات بنام ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان آنی چاہئیں -

مفید اور قابل اشاعت تبلیغی رسالے

(مصنفہ حضرت مسیح موعود) لیکچر سیالکوٹ - اس میں کرشن ہونے کا دعویٰ بھی پیش کیا گیا ہے - قیمت ۱ر آخری لیکچر اس میں بھی نہایت موثر پیرایہ میں تبلیغ ہے - قیمت ۱۰ر دافع البلاء قیمت ۱ر الحجۃ البالغہ مصنفہ حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب وفات مسیح پر دلچسپ مضمون قیمت ۴ر

محمد فخر الدین ملتانی مالک احمدیہ بک ایجنسی - قادیان

قادیان میں کاروبار کرنیوالوں کو مژدہ

ایک آئیل انجن فروخت ہوتا ہے

یہ انجن بلیک سٹون - بیس ہارس پاور کا ہے - ساتھ سامان دو تا بچی پانی والی ایک چکی - ایک دھان مشین ایک چھاننا ایک کونٹر شافٹ سمیت پلیاں و براکٹ چالو ہے - اگر کسی صاحب نے دیکھ قادیان میں ہی مشین چلانی ہو تو میں اپنا چہارم حصہ رکھونگا قیمت کا فیصلہ آپ بذریعہ خط و کتابت کر لیں - اور بالمشافہ سب سامان دیکھکر ہو تو بہتر ہے -

مستری لابھ سنگھ - از قادیان

۲۲- اکتوبر کا الفضل - اس پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی شملہ والی تقریر لکھائی گئی تھی جس کا کچھ حصہ پر حضور دیگر ضروری کاموں کی وجہ سے نظر ثانی نہ فرما سکے اس لئے پرچہ مکمل نہیں ہو سکا - بعد میں انشاء اللہ مکمل کر کے بھیجا جائیگا (ایڈیٹر)

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر (۳۵۲) ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا